شرعی عائلی احکام کی دفعہ بندی:

مفتی شعیب عالم
اُستاذ و مفتی دارالافتاء جامعہ

قانونِ حضانت (چوتھی قسط)

قانونِ حضانت

(اولاد کی پرورش وتربیت اور نگہداشت وپرداخت کو شریعت کے خطوط پر اُستوار کرنے کا قانون)

تمہید

ہرگاہ کہ قرینِ مصلحت ہے کہ اولاد کی پرورش ونگہداشت اور تربیت وپرداخت کے متعلق ایک جامع اور مکمل، مفصل اور مدلل، اسلامی خطوط پر اُستوار اور تعلیماتِ شرعیہ کے موافق ومطابق قانون بنایا جائے، تاکہ خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے ساتھ مملکتِ خداداد پاکستان کے قیام کی حقیقی غرض وغایت، اساسی مقصد اور بنیادی ہدف کو حاصل کیا جاسکے اور ایک صالح اور پاکیزہ معاشرے کے قیام کو عمل میں لایا جاسکے، لہٰذا درج ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

دفعہ ا۔ مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ:

(الف) یہ قانون ''قانونِ پرورشِ اولاد'' کہلائے گا۔

(ب) اس کا اطلاق دستورِ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی دفعہ کے احکام کے تابع پورے پاکستان پر ہوگا۔

(ج) اس قانون کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جو آئین کے تحت مجاز فرد یا ادارہ یا جیسی صورت ہو، اس کے لیے تجویز کرے۔

دفعہ ۲۔ تعریفات:

اس قانون میں تاوقتیکہ سیاق وسباق عبارت سے کچھ اور مطلب ومفہوم نہ نکلتا ہو، درج ذیل الفاظ کے وہی معنی لیے جائیں گے جو بذریعہ ہٰذا ان کے لیے بالترتیب مقرر کیے گئے ہیں، یعنی:

ذورحم محرم: اس سے مراد بچہ کا ایسا رشتہ دار ہے جو تین صفات کا حامل ہو:

(۱) بچہ کے ساتھ اس کا رشتہ نسب کا رشتہ ہو۔

(۲) بچہ کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

(۳) نکاح نسب کے سبب نہ کہ کسی اور سبب مثلاً رضاعت یا مصاہرت کے سبب حرام ہو۔

سفر: اس سے مراد سفرِ لغوی یا سفرِ شرعی نہیں، بلکہ زیرِ پرورش بچہ کے جائے قیام سے اتنی مسافت مراد ہے کہ بچہ کا سرپرست ونگران دن ہی دن کو بچہ سے مل کر واپس نہ لوٹ سکے۔

سال: سال سے مراد قمری سال ہے۔

حاضنہ: شرعی اہلیت رکھنے والی وہ عورت جسے بچہ کی پرورش سپرد ہو۔

بچہ: اس سے مراد نابالغ لڑکا یا لڑکی یا ان کے مشتقات ہیں۔

ولی: ولی سے مراد زیرِ پرورش کا ولی ہے جسے اس پر شرعی ولایت حاصل ہو۔

وصی: وصی کا مطلب وہ شخص ہے جسے نابالغ کے باپ یا دادا نے نابالغ کی نگہداشت وپرداخت یا اپنے ترکہ کی تولیت وانتظام سپرد کیا ہو۔

پنچایت: دو یا دو سے زائد بالغ، اہل علم، مسلمان مردوں پر مشتمل ایسی جماعت ہے جو دین دار، تجربہ کار اور صاحبِ بصیرت ہوں اور ترجیحاً زیرِ پرورش کے قرابت دار ہوں۔

ذوی الارحام: اس سے شرعی قانونِ وراثت کی اصطلاح مراد ہے، مگر زیرِ پرورش کا محرم ہونا بھی لازمی شرط ہے۔

دفعہ: دفعہ سے قانونِ ہذا کی دفعہ مراد ہے۔

شق: اس دفعہ کی شق مراد ہے جس میں وہ واقع ہو۔

مذکرومؤنث: وہ الفاظ جن سے صیغۂ مذکر کا مفہوم نکلتا ہو، صیغۂ مونث پر بھی حاوی سمجھے جائیں گے۔

واحداورجمع: صیغہ واحد کے الفاظ میں جمع اور صیغہ جمع کے الفاظ میں واحد کا صیغہ بھی شامل ہے۔

دفعہ۳۔ حضانت کی تعریف:

شرعی مستحق کا بچے کی پرورش کرنے کو حضانت کہتے ہیں۔

مستحقینِ حضانت

دفعہ۴۔ ماں کا حقِ حضانت:

حضانت کا اولین حق بلا قیدِ مذہب سگی ماں کو ہے، چاہے وہ:

۱۔ زیرِ پرورش کے باپ کی منکوحہ ہو، یا

۲۔ طلاقِ رجعی یا بائن کی عدت میں ہو، یا

۳۔ شوہر کی موت یا دیگر اسبابِ فسخ کی بنا پر اس کی زوجیت سے خارج ہوگئی ہو، شرط یہ ہے کہ قانون ہذا کے احکام کے تابع پرورش کی اہلیت رکھتی ہو۔

دفعہ۵۔ غیر مسلمہ کا حقِ حضانت:

غیر مسلمہ پرورش کنندہ کو، خواہ ماں ہو یا کوئی اور، اگر مرتدہ نہ ہو، اگرچہ کسی آسمانی دین کی پیرو نہ ہو، اس وقت تک مسلمان بچے کی پرورش کا حق ہے، جب تک:

الف۔ بچے میں دین سمجھنے کی صلاحیت پیدا نہ ہو، یا

ب۔ اس کے متعلق کفر سے مانوس ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی غیر مسلمہ کو سات سال سے زائد کسی لڑکی کا حقِ پرورش نہ ہوگا۔

توضیح: غیر مسلمہ کو غیر مسلم کم سن کے متعلق دفعہ ہذا میں مذکور قیود کے بغیر بھی حقِ پرورش حاصل ہے۔

دفعہ۶۔ ماں کی قرابت دار عورتوں کا حقِ حضانت:

ماں کی بوجہ وفات عدم موجودگی، یا

پرورش پر غیر آمادگی، یا

عدمِ اہلیت کی بنا پر

حضانت کا حق بالترتیب مندرجہ ذیل عورتوں کو حاصل ہوگا اور زیرِ حضانت کا ولی اپنے حین حیات یا بعد از وفات بذریعہ تقررِ وصی مستحقِ حضانت عورت کا حقِ حضانت زائل نہیں کرسکے گا:

۱۔ نانی ۲۔ پرنانی

۳۔ سکڑ نانی (خواہ کتنے ہی اوپر کڑی کی کیوں نہ ہو) ۴۔ دادی

۵۔ پردادی ۶۔ سکڑ دادی (خواہ کتنے ہی اوپر درجہ کی ہو)

۷۔ سگی بہن
۸۔ ماں شریک بہن
۹۔ باپ شریک بہن
۱۰۔ سگی بہن کی بیٹی (سگی بھانجی)
۱۱۔ ماں شریک بہن کی بیٹی (مادری بھانجی)
۱۲۔ سگی خالہ
۱۳۔ ماں شریک خالہ (مادری خالہ)
۱۴۔ باپ شریک خالہ (پدری خالہ)
۱۵۔ باپ شریک بہن کی بیٹی
۱۶۔ سگی بھتیجی
۱۷۔ ماں شریک بھتیجی
۱۸۔ باپ شریک بھتیجی
۱۹۔ سگی پھوپھی
۲۰۔ ماں شریک پھوپھی
۲۱۔ باپ شریک پھوپھی
۲۲۔ ماں کی سگی خالہ
۲۳۔ ماں کی ماں شریک خالہ
۲۴۔ ماں کی باپ شریک خالہ
۲۵۔ باپ کی سگی خالہ
۲۶۔ باپ کی ماں شریک خالہ
۲۷۔ باپ کی باپ شریک خالہ
۲۸۔ ماں کی سگی پھوپھی
۲۹۔ ماں کی ماں شریک پھوپھی
۳۰۔ ماں کی باپ شریک پھوپھی
۳۱۔ باپ کی سگی پھوپھی
۳۲۔ باپ کی ماں شریک پھوپھی
۳۳۔ باپ کی باپ شریک پھوپھی

توضیح: درج بالا فہرست رشتہ دارانِ اناث متذکرۃ الذیل اصولوں پر مبنی ہے:

(الف) حقِ حضانت میں عورتوں کو مردوں پر اور ماں کے قرابت داروں کو باپ کے رشتہ داروں پر ترجیح حاصل ہے۔

(ب) حقِ حضانت درجہ بدرجہ قریب سے بعید عورت کی طرف منتقل ہوگا، جب قریبی رشتہ دار عورت نہ ہو یا ہو مگر آمادہ نہ ہو یا دست بردار ہو چکی ہو یا نااہل ہو تو دور کی رشتہ دار عورت کو حق حاصل ہوگا۔

(ج) ایک درجہ میں دو مستحق رشتہ دار جمع ہو جائیں تو ترجیح اسے حاصل ہوگی جو جانبین سے قرابت رکھتا ہو۔

(د) چچازاد، تایازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور ماموں زاد بہنوں کو حقِ حضانت حاصل نہ ہوگا۔

دفعہ ۷۔ عصبات کا حقِ حضانت:

(الف) ماں یا دفعہ ۵ اور ۶ میں مذکور پرورش کی مستحق کوئی عورت نہ ہو، یا

ہو مگر اہلیت نہ رکھتی ہو، یا

اہلیت رکھتی ہو مگر پرورش پر آمادہ نہ ہو، یا

پرورش پر آمادہ ہو مگر مدتِ پرورش اختتام پذیر ہو چکی ہو تو حقِ پرورش قانونِ وراثت کے مطابق درجہ بدرجہ عصبہ کو ہوگا، یعنی:

۱۔	باپ	۲۔	دادا
۳۔	پڑدادا	۴۔	سگا بھائی
۵۔	باپ شریک بھائی	۶۔	سگے بھائی کا لڑکا (سگا بھتیجا)
۷۔	باپ شریک بھائی کا لڑکا (سوتیلا بھتیجا)	۸۔	سگا چچا
۹۔	باپ شریک چچا (سوتیلا چچا)	۱۰۔	سگے چچا کا لڑکا
۱۱۔	باپ شریک چچا کا لڑکا	۱۲۔	باپ کا حقیقی چچا
۱۳۔	باپ کا پدری چچا	۱۴۔	دادا کا حقیقی چچا
۱۵۔	دادا کا پدری چچا		

اگر بچہ کسی حاضنہ کے زیرِ پرورش ہو تو مدتِ پرورش کے اختتام پر عصبہ کو بچہ اپنی تحویل میں لینے کا حق ہوگا اور اگر عصبہ مطالبہ نہ کرے یا آمادہ نہ ہو تو بزورِ عدالت اسے مجبور کیا جائے گا۔

(ب) عصبہ میں شرط ہوگا کہ:

۱۔ اس کا دین اور زیرِ پرورش کا دین ایک ہو، بنا بریں ایک عیسائی بچی جس کا ایک بھائی مسلمان اور دوسرا عیسائی ہو، وہ عیسائی بھائی کی تحویل میں دی جائے گی۔

۲۔ عصبہ کا زیرِ پرورش لڑکی کا محرم ہونا شرط ہے، بنا بریں لڑکی بر بنائے استحقاق کسی غیر محرم عصبہ کی پرورش میں نہیں دی جائے گی، خواہ:

(۱) لڑکی کا ذوی الارحام میں سے کوئی محرم ہو یا نہ ہو

(۲) لڑکی بہت کمسن ہو یا مشتہاۃ ہو

(۳) عصبہ قابلِ اطمینان ہو یا ناقابلِ اعتماد ہو

(د) اگر ایک ہی درجے میں پرورش کے مستحق کئی اشخاص جمع ہوں اور سب ہی پرورش کے خواہاں ہوں تو جو زیادہ بہتر و مناسب ہو وہ مقدم ہوگا، پھر جو زیادہ پرہیزگار ہو، پھر جو زیادہ عمر رسیدہ ہو۔ (جاری ہے)